روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر ۱۵
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۹ ھ ۳ ہجرت ۱۳۶۸ ہش ۳ مئی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۱

اخبار احمدیہ

محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں مولیٰ کریم ورحیم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت وسلامتی سے رکھے۔ ہر لمحہ وہر آن اپنی معجزانہ تائید ونصرت سے نوازتا رہے اور جلد کامیاب و کامران واپس مرکز سلسلہ ربوہ میں لائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُطبۂ عید الفطر

عید الفطر ایک لمبے صبر کے دور کے بعد رکھی گئی ہے

اپنے سینوں میں اپنے تکلیف اٹھانے والے بھائیوں کی یاد میں دیئے جلائیں اور انہیں کبھی بجھنے نہ دیں

ان کی یاد رائیگاں نہیں جائے گی آپ کے صبر کے نتیجہ میں ان کی آگ کو بھی گلزار بنا دیا جائے گا

آپ کا ایمان صیقل ہوگا اور روحانیت کو ایک نئی جلا ملے گی

خدا کرے ہمیں بھی ایسے ہی باوفا لوگوں میں شامل ہونا نصیب ہو اور ہم بھی اپنے عہد کو سچا کر دکھائیں

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۸۷ء بمقام اسلام آباد (انگلستان)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے النحل : ۲۸ کی تلاوت فرمائی

اور پھر فرمایا:-

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ جلشانہٗ نے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے اے میرے بندے تو صبر کر اور تیرا صبر ہمیشہ اللہ ہی کے لئے ہوا کرتا ہے اور تو ان لوگوں پر غم نہ کر اور تیرے سینے میں ان کا مکر تنگی پیدا نہ کرے۔

اس آیت میں .... حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر ایک نرالی شان کے ساتھ روشنی (ڈالی گئی ہے) یہ نہیں فرمایا کہ صبر کر اور اللہ کی خاطر صبر کر۔ بلکہ فرمایا صبر کر اور تیرا صبر تو ہمیشہ اللہ ہی کے لئے ہوا کرتا ہے۔

عید کے ساتھ صبر کے مضمون کا اٹوٹ رشتہ

اس آیت کے انتخاب پر ممکن ہے کسی کو یہ تعجب ہو کہ عید کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ عید تو خوشیوں کا دن ہوتا ہے، صبر کے ساتھ عید کے مضمون کا کیا تعلق ہے سو یاد رہے کہ میں نے آج اس آیت کا اس لئے انتخاب کیا ہے کہ عید کے ساتھ اور دیگر خوشیوں کے ساتھ صبر کے مضمون کا مذہبی پہلو سے بھی اور دنیوی پہلو سے بھی ایک بہت گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہوتا ہے۔

جہاں تک مذہبی پہلو سے صبر کے مضمون کا تعلق ہے یہ عید جسے ہم عید الفطر کہتے ہیں ایک لمبے صبر کے دور کے بعد رکھی گئی ہے۔ رمضان المبارک جس رنگ میں صبر کی تعلیم دیتا ہے کوئی اور عبادت اس طرح صبر کی تعلیم نہیں دیتی۔ صبر کے جتنے بھی پہلو ممکن ہیں ان کا تصور باندھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ رمضان المبارک میں صبر کے ہر پہلو سے انسان کو کسی نہ کسی رنگ میں واسطہ پڑتا ہے۔ انسان کی تمام خواہشوں پر پہرے بٹھائے جاتے ہیں۔ انسان کی سب طبعی حاجات پہلے سے بھی بڑھ کر خدا تعالیٰ کی رضا کی پابندیوں کے تابع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صبر کا ایک لمبا عرصہ جو ایک مہینے پر پھیلا ہوتا ہے (لمبا ان معنوں میں کہ صبر کی حالت لمبی معلوم ہوا کرتی ہے) لیکن جہاں تک اس مہینے کی برکتوں کا تعلق ہے اسے قرآن کریم نے (محض چند دن۔ ناقل) قرار دیا یعنی اپنی برکتوں اور فوائد کے لحاظ سے یہ دن اتنے بابرکت ہیں کہ لگتا ہے چند دن تھے اور بہت جلد گزر گئے)۔ کیونکہ اچھا زمانہ لمبا بھی ہو تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ صرف نقطہ نگاہ کا فرق ہوتا ہے۔ بعض لوگوں پر یہ مہینہ بھاری ہوتا ہے بعض لوگوں کے لئے یہ مہینہ جلد گزر جاتا ہے اس لئے قرآن کریم نے جو نقطہ نگاہ بیان کیا ہے اس کے مطابق یہ چند دن تھے۔ اور جہاں تک خدا تعالیٰ کے صالح بندوں کا تعلق ہے جو مختلف مراحل پر ہوتے ہیں۔ ان کے دل کی مختلف کیفیات ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات ان کے لئے یہ مہینہ صبر آزما ضرور ہوتا ہے اس لئے اس مہینہ کا صبر سے لازماً ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔ عید جو اس صبر کے بعد آتی ہے وہ کیا پیغام دیتی ہے؟ عید اس صبر کے بعد یہ پیغام دیتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ مومن کا صبر کبھی ضائع نہیں جاتا۔ مومن کا صبر ہمیشہ خوشیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ مومن کے صبر کو خدا تعالیٰ پایہ قبولیت بخشتا ہے اور اس کے بہترین ثمرات عطا فرماتا ہے۔

دنیوی لحاظ سے خوشیوں کا صبر کے ساتھ تعلق

دنیوی لحاظ سے بھی خوشیوں کا صبر کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اور ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ خوشی کا ہر دن انسان کو اپنے پیاروں کی یاد دلاتا ہے۔ خوشی کا ہر دن گذرے ہوئے لوگوں کی یاد تازہ کرکے دل دکھاتا بھی ہے اس لئے ہر خوشی کے ساتھ ایک غم کا پہلو بھی وابستہ ہوا کرتا ہے۔ پس جہاں غم کا مضمون آجائے وہاں صبر کا مضمون بھی لازماً آجاتا ہے کیونکہ ان دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ مائیں جن کے بچے کم عمری میں یا جواں سالی میں فوت ہو جاتے ہیں خوشیوں کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ ان بچوں کی یاد ان کو بہت ستاتی ہے۔ اسی طرح وہ بیاہتا عورتیں جو بیوہ ہو جاتی ہیں ان کو ہر خوشی کے دن اپنے خاوند کی یاد ستاتی ہے۔ غرضیکہ پیار کے جتنے بھی رشتے ہوتے ہیں خوشی کے دن وہ رشتے تمام دنوں سے زیادہ یاد آتے ہیں اور خوشی کے ساتھ ساتھ دکھوں کی ایک جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس کا صرف دنیا سے یا دنیا والوں سے ہی تعلق نہیں مذہبی دنیا میں بھی یہی بات چلتی ہے اور نیک لوگوں کو بھی خوشیوں کے دن اپنے پیاروں کی یاد کا غیر معمولی طور پر آنا کچھ تعجب کی بات نہیں۔

حضرت عائشہ رضی کے متعلق ایک برمحل روایت

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ اسلامی فتوحات کے زمانہ میں جب باہر سے اعلیٰ قسم کی مصنوعات مدینہ میں پہنچنی شروع ہوئیں تو چکی کا پسا ہوا بہت ہی عمدہ آٹا بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس میں سے کچھ سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھجوایا۔ آپ کی لونڈی نے بڑے شوق اور ارمان سے وہ آٹا گوندھا اور بڑے پیار کے ساتھ اس سے نرم اور ملائم روٹی تیار کی جس سے اہل عرب پہلے ناآشنا تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے ایک لقمہ ہی لیا تھا کہ آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ وہ لقمہ آپ کے گلے میں پھنس گیا۔ لونڈی نے تعجب سے پوچھا کہ بی بی! اہل عرب نے اس سے بہتر آٹا تو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اتنے ارمان سے اتنے پیار سے میں نے ملائم روٹی تیار کی اور آپ کھاتے ہوئے رو رہی ہیں اور آپ کے گلے میں یہ لقمہ پھنس رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ میرے دل پر کیا بیت رہی ہے۔ میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ آٹا نصیب نہیں تھا۔ ہم نے بڑے سختی کے دن دیکھے ہیں یہاں تک کہ آخری عمر میں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت کمزور ہو گئی تھی اور خشک روٹی آپ سے چبائی نہیں جاتی تھی اس وقت بھی اُنہی روٹیوں پر ہم گزارہ کرتے تھے۔ پس اب جب نرم روٹی کا لقمہ لیا تو اس کے ساتھ مجھے وہ زمانہ یاد آگیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موٹے آٹے کی خشک روٹی تناول فرمایا کرتے تھے۔ پس دیکھئے خوشی کی بات تھی اس نے ایک غم کو یاد کروا دیا۔ ایک سویا ہوا درد جاگ اٹھا۔ اس کا نیکی یا بدی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک فطری امر ہے۔ اس لئے خوشی کے دن کے ساتھ غموں کا ایک ایسا گہرا تعلق ہے جو مذہب کی دنیا میں بھی پایا جاتا ہے اور لامذہب دنیا میں بھی۔

خطبۂ عید کے لئے صبر کا مضمون منتخب کرنیکی وجہ

پس آج کے خطبہ کے لئے میں نے صبر کا جو مضمون چنا ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ جس طرح پہلی عیدیں بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کی یاد دلاتی ہیں اسی طرح آج یہ عید بھی اُن لوگوں کی یاد لے کر آئی ہے۔ غالب کا ایک مصرعہ مجھے یاد آرہا ہے۔ کہتا ہے ؎

آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

خدا کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو بہت ہی دکھوں میں مبتلا ہیں جنہوں نے محض خدا کی خاطر ہر مصیبت کو برداشت کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ وہ کامل وفا کے ساتھ سلوک کی راہوں پر قدم مار رہے ہیں اور ان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا کا کتنا بڑا جابر اور کیسا فرعون اور کیسا ظالم انسان اُن پر مسلط ہے۔ بایں ہمہ وہ یہ عزم لے کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ اگر اس راہ میں انہیں جان بھی دینی پڑے تو اس سے دریغ نہیں کریں گے مگر خدا اور خدا کے دین سے کبھی بے وفائی نہیں کریں گے۔ ان میں بہت سے ہیں جو پابند سلاسل ہیں، بہت سے ہیں جن کو اور کئی قسم کی اذیت ناک سزائیں دی جاتی ہیں، دن رات اُن کے دل دکھانے اور سینے جلانے کے انتظام کئے جاتے ہیں اور ان باتوں پر فخر کیا جارہا ہے۔ اس لئے آج عید کے موقع پر اُن کی یاد کا آنا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہر دکھ کے ساتھ صبر کے مضمون کا بھی ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے خصوصاً (صاحب ایمان۔ ناقل) کو چاہیئے کہ وہ اس رشتہ کو ہمیشہ ملحوظ رکھے اور یاد رکھے کہ (ایمان والے۔ ناقل) سے خدا کی صبر کی توقعات تمام انسان کے دکھوں کے ساتھ وابستہ صبر کی توقعات سے بہت زیادہ بلند ہوتی ہیں کیونکہ (ایمان والے۔ ناقل) کی اپنی ایک شان ہے (ایمان والے۔ ناقل) کے ساتھ کچھ توقعات ایسی وابستہ ہوتی ہیں جو عام انسانوں کے ساتھ وابستہ توقعات سے بالاتر ہوتی ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس مضمون پر بھی میں آج کچھ روشنی ڈالوں اور بتاؤں کہ خوشیوں اور صبر کے اجتماع کے وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور کس رنگ میں اپنے غموں کا بہترین استعمال کرنا چاہیئے۔

غموں اور مشکلات کو ایک امتحان سمجھنا چاہیئے

یہ تو امر واقعہ ہے کہ بعض دکھ یا مشکلیں یا غم ایسے ہوتے ہیں کہ کوئی صبر کرے یا نہ کرے وہ غم ٹلتے نہیں وہ مصیبتیں پھر بھی لاحق رہتی ہیں۔ لیکن مومن کے لئے یہ ایک امتحان ہوتا ہے۔ اس کے بعض غم اور بعض مشکلات ایسی ہوتی ہیں جن کا ٹالنا بظاہر اس کے اختیار میں ہوتا ہے۔ ایک کلمۂ کفر اُن کو ہر مشکل سے نجات بخش سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اس بات کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ اس کلمۂ کفر کے بدلہ اپنی مشکلات کو ہٹاتے یا اپنے سے دفع کرنے کا انتظام کریں۔ انہیں اس کا اختیار ہوتا بھی ہے اور نہیں بھی ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ رضائے باری تعالیٰ کی قیمت دے کر کسی آسانی کو قبول کرنا بہت ہی نقصان کا سودا ہے اس لئے ایک بے اختیاری کا بھی منظر ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک دنیا والوں کا تعلق ہے ان کی اکثر مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں ان کے صبر یا عدم صبر کا اس مصیبت کے ٹلنے یا نہ ٹلنے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کی کیفیت ویسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ...... سورۃ ابراہیم : ۲۲

کہ ہمارے لئے تو برابر ہے خواہ ہم جزع فزع کریں، شور مچائیں، واویلا کریں یا صبر کریں یہ مصیبت تو ٹلنے کی نہیں۔ اس لئے بہت سی صورتوں میں دنیوی مصائب کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ان کے صبر کے ساتھ ان کی مصیبت ٹل نہیں سکتی اور وہ ایک بے اختیاری کی کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن اسکے مقابل پر خود دنیا میں کچھ ایسے مصیبت اٹھانے والے بھی ہوتے ہیں، ایسے دکھ برداشت کرنے والے بھی ہوتے ہیں جن کے قبضۂ قدرت میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے اصولوں کو بدل لیں اپنی گردن کو ایک جابر کے سامنے خم کر دیں تو ان کی مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ خدا کی رضا ان کو مطلوب نہیں ہوتی لیکن ان کا ضمیر پھر بھی ان کو اجازت نہیں دیتا کہ کسی ظالم یا کسی جابر کے سامنے اپنی گردن کو خم کریں۔ وہ شدید ترین مشکلات میں سے گذرتے ہیں اور عجیب عزم و حوصلے کا ثبوت دیتے ہیں۔ ملکوں کی محبت میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ اصولوں کی محبت اور نظریات کی محبت میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق انسان یہ کہہ سکتا ہے اور بلاشبہ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ عظیم لوگ ہیں۔ مقصد خواہ کچھ بھی ہو وہ لوگ جو انسانی قدروں کا سر بلند کرنیوالے لوگ ہیں خواہ وہ مذہبی دنیا میں پیدا ہوں یا غیر مذہبی دنیا میں پیدا ہوں انکی عظمت کو خراجِ تحسین ضرور دینا چاہیئے۔ لیکن مومن سے ان سے بھی زیادہ بڑھ کر توقع ہوتی ہے کیونکہ وہ صاحبِ عزم ہوتا ہے اس کے علاوہ اُس کی امید اپنے خدا سے بندھی ہوئی ہوتی ہے۔ بے جزاء لوگ جن کو جزاء کی توقع نہیں اگر وہ ایک غیر معمولی حوصلے کا مظاہرہ کر سکتے ہیں تو وہ لوگ جن کو جزاء اور رضائے باری تعالیٰ کی توقع بھی ہے ان کو اس سے بہت زیادہ بڑھ کر حوصلے کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔

دنیا میں مظالم کا شکار ہونیوالوں کا قابلِ قدر ردّعمل

بہرحال جیسا کہ میں نے بیان کیا دنیا میں بھی تکلیفیں آتی ہیں اور بہت ہی شدید تکلیفیں آتی ہیں۔ انسان اس دنیا میں بھی ظلموں کا شکار ہوتا ہے اور بہت ہی خوفناک ظلموں کا شکار ہوتا ہے۔ دنیا آج بھی ایسے ایسے مظالم سے بھری پڑی ہے کہ ان کا تصور کرکے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف ممالک میں مختلف نظریات کی خاطر ایک جدوجہد چل رہی ہے۔ مختلف قومیں مختلف قوموں سے آزادی کے حصول کی خاطر ایک عظیم الشان جدوجہد میں مبتلا ہیں اور ان پر جو مظالم ڈھائے جاتے ہیں ان کا فی الواقع کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود وہ خدا کے فضل کے ساتھ اور اس کی توفیق کے ساتھ اپنی ہمت اور اپنے صبر اور اپنے عزم کا سر بلند رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر اپنے گیتوں میں اپنے درد کا اظہار کرتے ہیں۔ یعنی قومی شاعر پیدا ہوتے ہیں جو ان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں، ان کے حالات سے، ان کی دلی کیفیات سے دنیا کو آگاہ کرتے ہیں اور یہ قومی نغمے ان کے لئے سہارا بنتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک میں بھی مختلف وقتوں میں مذہب کی بناء پر نہیں بلکہ نظریات کی بناء پر ظلم کئے گئے تو کئی ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے ان حالات کو بہت ہی پُر درد نظموں میں پرو دیا اور ان صبر کرنے والوں کو فی الحقیقت اپنے شعروں کے ذریعہ ایک دائمی زندگی عطا کر دی۔ مثلاً فیض احمد فیض بھی ایسے شعراء میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ وہ چونکہ خود ذاتی طور پر ان تجربوں سے گذر رہے ہوتے تھے اس لئے ظلم کے مقابل پر صبر کی جو جدوجہد چل رہی ہوتی ہے۔ اس جدوجہد سے ان کو ایک ذاتی آشنائی تھی، وہ ان رستوں میں سے گذرے ہوئے تھے اس لئے ان کے شعروں میں ایک گہری سچائی بھی نظر آتی ہے۔ ان کی ایک مشہور نظم ہے جس کا عنوان ہے: نثار میں تیری گلیوں کے۔ اس میں وہ کہتے ہیں ؎

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

اور پھر چونکہ ان کو محض ان کے اصولوں اور نظریات کی وجہ سے قید کیا گیا اور زندان خانوں میں کئی قسم کی اذیتیں دی گئیں تو آگے جاکر اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

بجھا جو روزنِ زنداں تو دل یہ سمجھا ہے
کہ تیری مانگ ستاروں سے بھر گئی ہو گی

کہتے ہیں ایسی تاریک کوٹھڑی میں ہمیں قید کیا گیا ہے۔ کہ دن اور رات کی تمیز کا کوئی ذریعہ میسر نہیں، روزن سے جو ہلکی ہلکی روشنی چھن کر آتی ہے۔ جب وہ روشنی بجھ گئی تو ہم نے سوچا کہ اے فلک تیری مانگ ستاروں سے بھر گئی ہو گی پھر کہتے ہیں ؎

چمک اٹھے ہیں سلاسل تو ہم نے جانا ہے
کہ اب سحر ترے رُخ پہ بکھر گئی ہو گی
غرض تصورِ شام و سحر میں جیتے ہیں
گرفتِ سایۂ دیوار و در میں جیتے ہیں

یہ بڑی پُر درد نظم ہے اور جذبات کی بہت ہی سچی عکاسی کرنے والی ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے فیض کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان کا کوئی خدا نہیں تھا جس پر وہ یہ نظر رکھتے کہ وہ ان کو جزاء دے گا۔ وہ ایک با اصول انسان تھے ان کے لئے اگر کوئی سہارا تھا تو محض یہ تاریخی مطالعہ کہ با اصول لوگ ہمیشہ زندہ رہا کرتے ہیں خواہ وہ مذہبی ہوں یا غیر مذہبی، خواہ کوئی خدا ان کو دیکھنے والا ہو یا نہ دیکھنے والا ہو۔ وہ خدا کی اس تقدیر کو سمجھتے تھے اگر اس کی ذات سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا) کہ مظلوموں کو بہر حال فتح نصیب ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ وہ آگے اس مضمون کو کھول کر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

یونہی ہمیشہ الجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ ان کی رسم نئی ہے نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ ان کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

اس میں شاعرانہ مبالغہ تو ضرور ہے اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی خاطر بہت سے ظلم سہنے والے ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جنکی آگ ان کو خاکستر کر دیتی ہے اور وہ آگ میں پھول نہیں کھلا سکتے۔ آگ میں پھول نہیں سجا سکتے، آگ کو پھولوں میں تبدیل نہیں کر سکتے۔ کتنی ہی قومیں ہیں جو ظلموں کی چکی میں پیسی گئیں اور صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔ چونکہ ان مظالم کا یا ان قوموں کے صبر کا خدا کی ذات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس لئے وہ پیسی بھی گئیں اور فراموش بھی ہو گئیں۔

کتنے ہی افراد ہیں جن کو ظلموں کی آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا لیکن یہ بات بہر حال درست ہے کہ بعض آگوں میں پھول اُگا بھی کرتے ہیں اور پھول سجا بھی کرتے ہیں، بعض آگیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کو خدائی تقدیر گلزار میں تبدیل کر دیا کرتی ہے۔

خدا کی خاطر جو صبر کیا جائے وہ کبھی ضائع نہیں جاتا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جو آگ تیار کی گئی تھی وہ ویسی ہی آگوں میں سے ایک آگ تھی۔ آپ نے جو کچھ دُکھ برداشت کئے اور جو تکلیفیں ایک فیصلہ اور عزم کے نتیجہ میں خود اپنی ذات کے لئے اختیار کر لیں۔ وہ چونکہ خدا کی خاطر تھیں اس لئے خدا نے ہی یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس آگ کو جو آپکے خلاف بھڑکائی گئی تھی اسے لازماً گلزار میں تبدیل کیا جائیگا۔

بس اس پہلو سے .... آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی صبر کی جو تعلیم دی گئی ہے۔ اس میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ تیرا صبر اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے۔ اور اس میں یہ خوشخبری ہے کہ خدا کی خاطر جو صبر کیا جاتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں جاتا۔ خدا تعالیٰ اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ وہ صبر لازماً ایک عید میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

بعض صورتوں میں صبر کا زمانہ بالکل مختصر ہوتا ہے اور عید کا زمانہ بہت لمبا چلا جاتا ہے اس لئے امر واقعہ یہ ہے کہ رمضان میں بھی ہمیں جو سبق ملتا ہے وہ دراصل ایک عید کا ہمیں اسی لئے (محض چند ایام۔ ناقل) بھی فرمایا گیا ہے کہ ان نیکیوں کے بدلے میں خدا تمہیں اتنی جزا دے گا اور اتنی عیدیں دکھائے گا کہ تم مڑ کر دیکھو گے تو سمجھو گے کہ یہ ایام تمہیں ایاماً معدودات دکھائی دینے لگیں گے۔ تم حیرت سے دیکھو گے کہ ہمیں یہ دن کیوں مشکل لگتے تھے، کیوں رمضان کے دنوں میں صبر ہمیں بھاری دکھائی دیا کرتا تھا۔ اب اس کے نتیجہ میں خدا نے جو جزاء عطا فرمائی ہے وہ اتنی عظیم ہے اور اتنی وسیع ہے اور اتنے لمبے عرصہ پر ممتد ہے کہ مڑ کے دیکھتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایاماً معدودات، چند گنتی کے دن تھے جو گذر گئے۔ پس (صاحب ایمان۔ ناقل) کے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کا جو تصور باندھا گیا ہے یہ (صاحب ایمان۔ ناقل) کے صبر کو ایک غیر معمولی حوصلہ بخشتا ہے۔ اس لئے جب (صاحب ایمان۔ ناقل) کے تعلق میں صبر کرنے، غم برداشت کرنے یا دُکھ اٹھانے کی باتیں ہوتی ہیں تو یہ مضمون ایک نئے دور میں داخل ہو جاتا ہے۔ دُکھ تو ہر انسان کو پہنچتا ہے اس سے تو کوئی مفر نہیں۔ کوئی انسان نہیں جو دکھ سے بچ سکتا ہو اسی لئے غالب نے بھی کہا ہے ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

مومن کا غم بھی مختلف ہوتا ہے اور اسکا صبر بھی مختلف

پس مومن ہو یا غیر مومن غم اٹھانے کے معاملہ میں دونوں برابر ہیں۔ حقیقت میں یہ دنیا ہی کچھ اس طرح بنائی گئی ہے کہ زندگی کا یہ امتحان کچھ اس طریق پر جاری ہے کہ ہر انسان کیلئے دکھوں کے ذریعے ایک آزمائش لازمی ہے (صاحب ایمان) اور غیر (صاحب ایمان۔ ناقل) میں فرق صرف یہ ہے کہ ایک عام دنیادار جب دکھوں کے نتیجہ میں روتا ہے اور لوگ اسے سمجھاتے ہیں کہ کیوں روتے ہو اس کے سوا اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا کہ دل ہی تو ہے درد سے بھر گیا ہے اس لئے روتا ہے۔ لیکن یہی سوال جب خدا کے بندوں سے کیا جاتا ہے تو ان کا جواب اس سے مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے دکھ اور ان کے رونے کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان سے بھی سوال کیا گیا تھا کہ کیوں روتے ہو۔ تو قرآن کریم فرماتا ہے . . . . . (یوسف: ۸۶)

ان سے ان کے بیٹوں نے کہا کیا آپ ہمیشہ ہمیش حضرت یوسف کا ہی تذکرہ کرتے رہیں گے۔ کیا کبھی اس تذکرہ کو نہیں چھوڑیں گے ... یہانتک کہ آپکی جان کو روگ لگ جائے یا آپ اس غم سے ہلاک ہو جائیں۔ اس کا جواب حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ نہیں دیا کہ دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت کہ میرا دل ہے میں مجبور ہوں بلکہ انہوں نے کہا . . . . (یوسف: ۸۷) کتنا پیارا جواب فرماتے ہیں میرا غم اور میرا رونا تمہیں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکلیف دیتا ہے؟ یہ میرا اور خدا کا معاملہ ہے۔ میں تم لوگوں کے سامنے نہیں روتا میں تم لوگوں کو دکھانے کی خاطر غم کا اظہار نہیں کرتا کیونکہ مجھے تم سے کوئی امید وابستہ نہیں۔ . . . . . میں تو اپنے غم خدا کے حضور پیش کرتا ہوں۔ میرا اور میرے مالک کا ایک تعلق ہے۔ تم کون ہوتے ہو بیچ میں دخل دینے والے۔ میرا بث اور میرا حزن سب کچھ خدا ہی کے لئے ہے۔ پس تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ . . . . . اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر اپنے غم خدا ہی کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے ان کے رحم کے طالب ہو کر ان پر اپنے غموں کا اظہار نہیں کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان کے لئے ضرور اپنے اجر لے کر آتی ہے۔ جن کا دنیا دار تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو ان راستوں سے نہیں گزرے ہوئے وہ نہیں جانتے کہ اس صبر کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کیسے کیسے ثمرات حسنہ ان کو عطا فرماتا ہے۔ . . . . . اس کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے اسی غم کے نتیجہ میں جسے تم ہلاک کرنے والا کہتے ہو اسی غم کے نتیجہ میں جس کو تم سمجھتے ہو کہ میری زندگی کا روگ بن جائے گا۔ تم یہ دیکھ رہے اور میں کچھ اور دیکھ رہا ہوں۔ مجھے خدا پہلے ہی بتا چکا ہے کہ تیرے غم کو قبول کر لیا گیا ہے۔ اور اس کے میٹھے اور دائمی پھل لازماً لگنے والے ہیں۔ پس (صاحب ایمان۔ ناقل) کا غم بھی مختلف ہوتا ہے۔ اور (صاحب ایمان۔ ناقل) کا صبر بھی مختلف ہوتا ہے۔ اور (صاحب ایمان۔ ناقل) اور غیر (صاحب ایمان۔ ناقل) کے تجربات بظاہر ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

صبر کا سب سے بڑھکر اور سب سے اونچا انعام

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ نے اس مضمون پر جو باتیں کیں وہ عام (صاحبِ ایمان۔ ناقل) بلکہ نبیوں کی قلبی واردات سے بھی مختلف ہیں بلکہ ان سے بہت بالا ہیں اور ایک امتیازی شان رکھتی ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے تو یہ کہا تھا کہ مجھے خدا نے جو خبر دے دی ہے یعنی جو خوشخبریاں عطا فرما دی ہیں ان کو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، تم کہتے ہو تمہارا غم مردود ہے۔ تمہیں ہلاک کر دے گا۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے نتیجہ میں مجھے عظیم الشان بشارتیں عطا ہو رہی ہیں کہ میرے لئے خدا تعالیٰ نے بہت کچھ بھلائیاں مقدر فرما رکھی ہیں لیکن خدا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے تو کوئی اور بات کرتا ہے فرماتا ہے . . . کہ اے محمدؐ! تیری جزاء تو میں ہوں اور میں تجھے بتاتا ہوں کہ خدا کے حکم کی خاطر صبر کر . . . تو ہر وقت ہماری نظر کے سامنے ہے (الطور ۵۲: ۴۹) یہ کتنی عظیم الشان جزاء ہے جو ہر دوسری جزاء سے مستغنی کر دیتی ہے۔ یہ ایسی جزاء ہے جس کے پا لینے کے بعد کسی اور اجر کے پانے کا دل میں تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ اگر کوئی پیارا کہے کہ میری آنکھ ہر وقت تیری طرف لگی ہوئی ہے۔ میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔ تجھے جانتا ہوں، ایک ایک لمحہ میری تجھ پر نظر ہے تو پیار کا یہ اظہار کسی محبت کرنے والے کی محبت کی سب سے بڑی جزاء ہوا کرتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ کا طریق یہ ہے کہ مختلف مقامات پر فائز لوگوں کے ساتھ مختلف رنگ میں وہ انعامات کے سلوک فرماتا ہے اور سالک خواہ کسی بھی منزل پر ہو اس کے حسب حال اللہ تعالیٰ کے انعامات اس پر نازل ہوتے ہیں۔ اسی طرح صبر کرنے والوں کی بھی مختلف منازل ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو صبر کے نتیجہ میں بعض انعامات چاہتے ہیں۔ مثلاً دکھوں کا دور کرنا بھی ایک انعام ہے، ظلم کرنے والوں سے بدلہ لینا بھی ان کیلئے ایک انعام ہے۔ دکھوں اور تکلیفوں کے دنوں کو خوشیوں کے دنوں میں تبدیل کر دینا بھی ایک انعام ہے، غرضیکہ بہت سے اچھے اچھے انعامات ہیں جن کی مختلف لوگ اپنی دلی کیفیت کے مطابق الگ الگ تمنا کرتے ہیں۔ کسی کی ایک انعام پر نظر ہوتی ہے کسی کی دوسرے پر۔ مجھے احمدیوں کی طرف سے جو خطوط آتے رہتے ہیں ان سے ان کے طبقات بھی الگ الگ دکھائی دینے لگتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں ہمیں تو یہ دعا دیں کہ ہم اس وقت تک زندہ رہیں جب تک اس ظالم کا برا انجام نہ دیکھ لیں ان کا اپنا ایک مقام ہے۔ ان کے صبر کی ایک جزاء ہے لیکن بڑی محدود جزاء ہے۔ گو ان کے لحاظ سے بڑی مطمئن کرنے والی جزاء ہے لیکن اس سے بڑی اور بھی جزائیں ہیں اور بھی بہت زیادہ عظیم الشان پھل ہیں جن پر بعض دوسرے لوگوں کی نظر ہوتی ہے۔ بعض لوگ یہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے صبر کا حوصلہ بلند رکھے۔ اس کے نتیجہ میں دنیا میں ہر جگہ خدا تعالیٰ کے جو بے انتہا فضل نازل ہو رہے ہیں ہم ان پر راضی ہیں، ہم حاضر ہیں

ہم تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ہمیں یہ تسلی ہے کہ یہ تکلیفیں رائیگاں نہیں جا رہیں۔ اور ساری دنیا میں احمدیت کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے عظیم الشان پھل لگتے چلے جا رہے ہیں۔ بعض اس سے آگے قدم اٹھاتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ تو سب کچھ ہے لیکن خدا تو لامحدود قوتوں والا اور لامحدود طاقتوں والا خدا ہے ان چند دکھوں کے ایام کے بدلے خدا ہمیں فتح (دین حق۔ ناقل) کا آخری دن کیوں نہیں دکھا دیتا۔ کاش ایسا ہو کہ ہم وہ دن دیکھ کر مریں اس سے پہلے ہماری آنکھیں بند نہ ہوں۔

غرض یہ مختلف تصورات ہیں مگر سب سے بڑھ کر اور سب سے اونچا انعام جس سے بلند تر انعام متصور ہو نہیں سکتا وہ انعام وہی ہے جس کا اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے . . . . کہ اے محمدؐ! تو صبر کرتا چلا جا۔ اسلئے کہ ہم ساتھ ساتھ تجھے جزاء دیتے چلے جا رہے ہیں، تیرے صبر کے ایک ایک لمحہ پر ہماری نظر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہی تیری تمنا ہے، اس سے بڑھ کر تیری کوئی تمنا نہیں کہ ہمارے پیار کی نظر تجھ پر پڑے، پس تجھے تو جزاء ساتھ ساتھ نقد مل رہی ہے . . . . اسلئے تو جب بھی کھڑا ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر اور خدا کی حمد بیان کر۔

پیاروں کی یادوں کو زندہ رکھنا سنتِ ابرار ہے

پس دکھوں کے ساتھ صبر کا مضمون ایک گہرا رشتہ رکھتا ہے اور (صاحب ایمان۔ ناقل) کے صبر کے ساتھ جزاء کا مضمون ایک گہرا رشتہ رکھتا ہے۔ اور جہاں تک خوشیوں کے دنوں میں اپنے دکھ اٹھانے والے بھائیوں کی یاد کا تعلق ہے اسے بے صبری پر محمول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ یاد نیکوں کو بھی آتی ہے۔ اگر یہ یاد بے صبری ہوتی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی وہ کیفیت نہ ہوتی جو قرآن کریم میں مدح کے رنگ میں بیان فرمائی گئی ہے، قرآن کریم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی جو کیفیت بیان فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے کی یاد ہر وقت ہر حال میں آپ کے دل کو ستاتی رہتی تھی، صبح بھی ستاتی تھی دوپہر کو بھی ستاتی تھی شام کو بھی ستاتی تھی اور رات کو بھی۔ سوتے ہوئے بھی آپ اپنے بیٹے کی خوابیں دیکھتے ہونگے، جاگتے ہوئے بھی ہر وقت بیٹے کا ذکر ہی رہتا تھا . . . . . یہ ایک گواہی ہے جو انکے بیٹوں نے دی ہے (جو ہر وقت ساتھ رہنے والے تھے) کہ آپ کو ہر دم ایک ہی لگن ہے اور ایک ہی ذکر ہے جو آپکی زبان پر جاری رہتا ہے، اپنے کھوئے ہوئے بیٹے کی یاد کے سوا آپ کو اور کوئی ذکر یاد ہی نہیں رہا۔ اس لئے اگر یہ برائی ہوتی اگر یہ ناپسندیدہ فعل ہوتا تو کبھی خدا تعالیٰ اس پیار کے ساتھ اس واقعہ کی یاد کو ہمیشہ کے لئے زندہ نہ رکھتا۔

پھر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں بھی ہمیں یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ آپ بڑے ہی باوفا تھے۔ ہر خوشی کے موقع پر اپنے پیاروں کی یاد آپؐ کے دل کو ستاتی تھی۔ خوشی کا کوئی ایسا دن نہیں آتا تھا یا خوشی کا کوئی ایسا لمحہ نہیں آتا تھا جب ابتدائی وفادار زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد آپؐ کے دل میں ایک عجیب روحانی درد کو جگا نہیں دیا کرتی تھی۔ آپؐ چونکہ بڑے صاحبِ صبر تھے اس لئے بسا اوقات اظہار نہیں ہونے دیتے تھے۔ مگر کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ بعض لمحات میں بے ساختہ اظہار ہو ہی جاتا تھا۔ جس سے ہم یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی خوشی کے موقع پر حضرت خدیجہؓ کی یاد سے خالی نہیں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی اچھی چیز آئی ہو یا کوئی پیارا تحفہ لایا گیا ہو اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ سے تعلق رکھنے والوں میں اسے تقسیم نہ کروایا ہو۔ آپ کا یہ طریق تھا کہ ہمیشہ اس میں سے کچھ ان کو بھجوایا کرتے تھے۔ یہ وفا اپنی ذات میں ایک نیکی ہے اور اہلِ وفا کا اپنے پیاروں کی یادوں کو زندہ رکھنا ایک سُنّتِ ابرار ہے۔ وہ لوگ جو ان یادوں کو مٹنے دیتے ہیں اور مرنے دیتے ہیں ان کا ان ابرار سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

آپ بھی اہلِ وفا بنیں

پس آپ بھی اہلِ وفا بنیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دکھ اٹھانا ہم سب کا برابر فرض ہے اور برابر حق ہے۔ اگر آج ہم نسبتاً آرام میں ہیں اور ہمارے بعض دوسرے بھائی نسبتاً زیادہ تکلیف میں ہیں تو وہ درحقیقت ہماری تکلیفیں اٹھائے پھر رہے ہیں، ہماری طرف سے فرضِ کفایہ ادا کر رہے ہیں اس لئے ہر خوشی کے موقع پر انکی یاد کو اپنے دل میں سجائیں، ان کے دکھ کی شمعیں اپنے دل میں روشن کریں کیونکہ یہ وہ شمعیں ہیں جو آپکی زندگی کو نور بخشیں گی۔ پس آپکی زندگی میں خوشی کا کوئی ایسا لمحہ نہ آئے جس میں آپ کو راہِ مولا میں دکھ اٹھانے والوں کی یاد نہ ستائے۔ ان کے جسموں نے جو زنجیریں پہن رکھی ہیں وہ زنجیریں اپنی روحوں کو پہنا دیں یعنی ان کی یادوں کی زنجیریں، صبح بھی ان کو یاد رکھیں اور شام کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھیں، اعلانیۃً بھی یاد رکھیں اور سرًّا یعنی مخفی طور پر بھی یاد رکھیں اور ہمیشہ ان کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ آپ کی دعاؤں سے ان کو بڑا حوصلہ ملے گا۔ آپ کی یاد رائیگاں نہیں جائے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر لازمًا آپ کو محبت اور پیار کی نظر سے دیکھے گی اور آپ کا صبر ان کے حق میں عجیب عجیب گلشن کھلائے گا۔ آپ کے صبر کے نتیجہ میں ان کی آگ کو بھی گلزار بنایا جائے گا اور اس کے نتیجہ میں آپ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ بے انتہا فضل نازل فرمائے گا۔

خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے والوں کی یادوں کے دئیے جلائیں

پس آج عید کا جو دن ہے یہ یقیناً بڑی خوشیوں اور مسرتوں کا دن ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ صبر کا بھی دن ہے۔ یہ عید کا دن یقیناً خوشیوں کا دن ہے۔ اور خوشیوں کے دنوں میں بعض دفعہ دئیے جلائے جاتے ہیں۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ آپ آج اپنے سینوں میں خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے والوں کی یادوں کے دئیے جلالیں اور ان دیوں کو کبھی بجھنے نہ دیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ آپ کے سینوں میں ایک ایسا نور پیدا کر دیں گے کہ جس نور کے نتیجہ میں آپ کا ایمان صیقل ہوگا۔ آپ کی روحانیت کو ایک نئی جلا عطا ہوگی اور پھر یہی دئیے آپ کے تزکیۂ اعمال کا بھی موجب بنیں گے۔ ان کی یاد آپ کی قربانیوں میں ایک نیا عزم پیدا کرے گی۔ ان کی یاد آپ کو ہمیشہ انکسار کے سبق سکھائے گی آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ جو کچھ ہمیں کرنا چاہئیے تھا ہم ابھی نہیں کر سکے لیکن ہمارے بھائی کر رہے ہیں۔

یہی وہ مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی قربانیوں کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ دراصل کبھی کوئی ابتلا ایسا نہیں ہوا کرتا کہ ساری قوم بیک وقت اس ابتلاء میں پکڑی جائے بلکہ کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کو خدا کی تقدیر زیادہ قربانیوں کے لئے چن لیتی ہے چونکہ ان شدید بختوں کے ساتھ باقی قوم کو بے حد محبت ہوتی ہے اور اس اعلیٰ مقصد سے بھی وہ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جس کی خاطر وہ دکھ اٹھانے والے دکھ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ان کی تکلیف کے نتیجہ میں وہ یہ کبھی نہیں سوچتے کہ شکر ہے ہم وہ نہیں ہیں شکر ہے یہ مصیبت ان پر پڑی ہے اور ہم بچ گئے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ کیفیت بدبختوں اور منافقین کی بیان کی ہے۔ جہاں تک (صاحب ایمان لوگوں۔ ناقل) کا تعلق ہے قرآن کریم حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کی یہ حالت بیان کر رہا ہے .... کہ کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ان نذروں کو جو انہوں نے خدا کی راہ میں مان رکھی تھیں، پورا کر دکھایا ہے اپنے عہدِ وفا کو استوار رکھا ہے اور قربانی کی راہوں پر وہ ثابت قدم رہے ہیں اور جو باقی ہیں ہم ان کو انتظار کی حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہر وقت اور ہر دم اس بات کے منتظر ہیں کہ جب خدا کی آزمائش انہیں بھی مصائب کے دور میں سے گزارے گی تو وہ بھی (اے اللہ ہم حاضر ہیں۔ اے اللہ ہم حاضر ہیں۔ ناقل) کہتے ہوئے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں گے۔

پس خدا کرے۔ ہمیں بھی ایسے ہی باوفا لوگوں میں شامل ہونا نصیب ہو اور خدا کرے کہ ہم خدا سے جو بھی عہدِ وفا باندھیں ہم اس کو استوار رکھیں اور وقت آنے پر اس عہد کو سچا کر دکھائیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم

یہ نصاب بی۔اے اور ایم۔اے کی طالبات کے لئے ہے

کل نمبر ۱۰۰

۱۔ قرآن کریم: پارہ عمّ پہلا ربع مع ترجمہ و نوٹ ۔ ــــ (۳۰)

۲۔ حدیث: لجنہ مرکزیہ کا شائع کردہ کتابچہ برائے معیار اوّل ۱۹۸۹ء (۲۰)

۳۔ حیاۃ طیبہ مرتبہ شیخ عبدالقادر صاحب یا سلسلہ احمدیہ از مرزا بشیر احمد صاحب۔ ــــ (۲۰)

۴۔ عربی قصیدہ با ترجمہ حفظ مکمل۔ ــــ (۱۵)

عنوان برائے مضمون

۵۔ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات کے نام اور ان میں سے کسی تین کے حالاتِ زندگی۔ ــــ (۱۵)

یا

حضرت بانیٔ سلسلہ کا عشقِ رسولؐ

ــــ ضروری نوٹ ــــ

یہ وظیفہ ان طالبات کو ملے گا جو آئندہ سال بھی اپنی تعلیم جاری رکھیں گی۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱۔ ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جاسکیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔

۳۔ داخلہ کیلئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

خبریں

★ قومی بجٹ یکم جون کو پیش ہوگا جس پر ۳۰ جون تک بحث جاری رہے گی۔ حکومت نے اسمبلی میں تمام دینی جماعتوں سے کہا ہے کہ وہ قانون شریعت کا متفقہ مسودہ پیش کریں۔

★ پاک بھارت مشترکہ کمیشن کئی سالوں کی تعطلی کے بعد اپنا کام شروع کر دے گا۔ دونوں ملکوں کے سیکرٹری دفاع اور سیکرٹری امور خارجہ کے درمیان ملاقاتیں متوقع ہیں۔

★ بنگلہ دیش میں حالیہ طوفان سے متاثرہ علاقوں میں نئی تشویشناک صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ طوفان کے نتیجے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۳۰۰ سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد پچیس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ سمندری طوفان سے بچ جانے والے قریبًا ۳۰ ہزار سے زائد افراد کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی سہولت کے پڑے ہیں۔ امدادی جماعتیں اپنی پوری کوشش سے مصروف عمل ہیں۔ وبائی امراض پھوٹ پڑنے سے صورتحال مزید خراب ہوتی جا رہی ہے۔

★ سندھ کے کشیدہ حالات کو بہتر بنانے کیلئے حکومت نے حالات اور مسائل پر غور کرنے کیلئے گول میز کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں تمام سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے سیاست دانوں، مختلف مکتبۂ فکر کے نمائندوں اور متعلقہ گروپوں کو شرکت کی دعوت دی جائیگی۔

★ اسرائیل کی درندگی پر انسانی حقوق کی مختلف تنظیموں نے بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اسرائیلی فوجی مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں دانستہ طور پر فلسطینی بچوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ پندرہ سال سے کم عمر کے بچوں کی ہلاک ہونے کی شرح ۲۰ فیصد سے بڑھ کر ۴۰ فیصد ہوگئی ہے۔

★ وفاقی حکومت ملک بھر کی عدالتوں میں منشیات کے زیرِ سماعت مقدمات میں ملزموں کی ضمانتیں دینے والوں کے کوائف اکٹھے کر رہی ہے تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ ضمانتیں دینے والے کونسے بااثر افراد پس منظر میں ہوتے ہیں۔

★ گذشتہ دنوں پاکستان ٹیلیویژن پر ہیروئن کی سمگلنگ کے سلسلہ میں بی بی سی کی تین سال قبل تیار کردہ ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔ فلم کے ذریعہ اس کاروبار میں ملوث متعدد افراد کے بارے میں انکشافات ہوئے ہیں۔ ہیروئن کا سب سے بڑا گودام پشاور میں اور سمگلنگ ہیڈکوارٹر لاہور میں ہے۔ مرزا اقبال بیگ جو ریلوے گڈز کلرک کے عہدے سے برطرف کیا گیا تھا سمیت متعدد افراد کی نگرانی کی جارہی ہے۔

ہیروئن کے جاپانی سکاؤٹ سمگلر نے ایک سال کے دوران ایک کروڑ پاؤنڈ مالیت کی ہیروئن پاکستان سے لندن برآمد کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہتمم اطفال

رمضان میں

بچوں کی اس عمر سے استفادہ کس طرح کیا جائے

رمضان المبارک روحانی تربیت اور نیکیوں کی عادت ڈالنے اور ٹریننگ دینے کا مہینہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود مہیا فرمایا ہے بچوں کی ابتدائی عمر سیکھنے اور اخذ کرنے کی عمر ہوتی ہے۔ رمضان میں بچوں کی اس عمر سے کس طرح استفادہ کیا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے خطبات جمعہ میں سے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:۔

حضور فرماتے ہیں:۔

۱۔ "نئی نسلوں کو خصوصیت سے روزوں کی عادت ڈالیں۔ بچوں کو بھی ایک دو روزے رکھوا کر مشق کروائیں"۔ خطبہ جمعہ ۱۵ راپریل ۱۹۸۸ء

۲۔ "رمضان المبارک اور تہجد کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ تہجد سے خالی روزے ادھورے اور بے معنی ہیں۔ رمضان المبارک میں بچوں کو خصوصیت سے تہجد کی تلقین کریں خواہ گیارہ رکعات کی بجائے تھوڑی پڑھیں۔ مگر پڑھیں ضرور"۔

(خطبہ جمعہ ۲۲ راپریل ۱۹۸۸ء)

۳۔ "رمضان المبارک میں بچوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن حفظ کروایا جائے۔ بچوں کو کم از کم اتنی تو مختلف سورتیں یاد کروائیں کہ وہ نماز میں مختلف سورتیں بدل بدل کر پڑھ سکیں کیونکہ تنوع سے ذہن بیدار رہتا ہے"۔ (ایضاً)

۴۔ "رمضان المبارک ملاقات کرنے اور ہمدردی سکھانے کا مہینہ ہے۔ بچوں کے دل میں غریبوں سے ہمدردی کے جذبات پیدا کریں اور صدقات کی طرف متوجہ کریں"۔ (ایضاً)

۵۔ "رمضان میں صرف روزے رکھنا کام نہیں بلکہ اچھی عادت ڈالنے اور بری عادت سے بچانے کی ٹریننگ دینے کا بہت اچھا موقع ہے۔ بچوں کی اس عمر سے آپ استفادہ کریں کیونکہ اچھی عادت کی بنیادیں ہی بچپن میں ہی پڑتی ہیں"۔ (ایضاً)

۶۔ "بچوں کی اس پہلو سے تربیت کریں اور ان کو رمضان سے یہ سبق بھی سیکھنا چاہیئے کہ وہ خدا کی راہ میں کچھ نہ کچھ خرچ کریں۔ صرف اپنی طرف سے ادا نہ کریں۔ بلکہ بچوں کو دے کر ان سے کہیں کہ وہ غرباء کی خاطر خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کریں"۔

(خطبہ جمعہ ۱۳ مئی ۱۹۸۸ء)

خدا کرے کہ اطفال احمدیت اس رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنی دعاؤں کے ذریعہ اس رمضان کو فیصلہ کن رمضان بنا دیں۔

زرّیں موقعہ

حسبِ سابق ۲۹ رمضان المبارک کی خصوصی دعایں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد (اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہے) ان معطی حضرات کو بھی خصوصی دعاؤں سے نوازیں گے جو تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدے اس تاریخ سے قبل سو فیصد ادا کر دیں گے۔ امید ہے کہ بیرونِ پاکستان اور اندرون پاکستان کے وعدہ کنندگان اس سنہری موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ بیرون پاکستان کے امراء/صدران سے درخواست ہے کہ ایسے احباب کی فہرست براہِ راست لندن مکرم جناب محمد شریف صاحب اشرف کو بروقت بھجوا دیں۔

اندرونِ پاکستان کی فہرستیں مکرم وکیل المال صاحب (اوّل) تحریک جدید ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

عطیہ برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد کافی ہے۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصّہ لیتے ہیں۔ لہذا ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخدلی سے حصّہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمدّ گندم کھاتہ $\frac{۴۷۵۰}{۳-۱۳۴}$ معرفت افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد گندم مستحقین دارالضیافت۔ ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

صدران جماعت سیکرٹریان مال وقفِ جدید

احمدیت کی نئی صدی کا پہلا رمضان المبارک ہے اور احباب جماعت بڑے چھوٹے مرد عورتیں سبھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کی برکات اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہوں گے۔

خاکسار آپ کو وقفِ جدید کی مالی قربانی کی برکتوں کے حصول کے لئے درخواست کرتا ہے۔ کہ احباب جماعت کو تحریک فرما دیں کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا چندہ وقفِ جدید سو فیصد ادا کر کے اپنے پیارے امام کی خصوصی دعائیں حاصل کریں۔

جو احباب اور جماعتیں اپنا سو فیصد چندہ وقفِ جدید ادا فرما دیں گے ان کے نام حضورِ انور کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں بھجوائے جائیں گے۔

کوشش فرمائیں کہ احباب جماعت اپنا چندہ ۲۲ رمضان المبارک سے قبل ہی ادا فرما دیں اور ان کے نام ۲۲ رمضان المبارک تک مرکز میں پہنچ جاویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست

صدرانِ جماعت سے درخواست ہے کہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے والے مجاہدین تحریکِ جدید کے نام ۲۵ رمضان المبارک تک دفتر ھذا کو بھجوا دیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

ضروری اعلان

احباب جماعت کو پہلے بھی مطلع کیا جا چکا ہے کہ ماحولِ ربوہ میں سکنی پلاٹس اور زرعی اراضی خریدتے وقت پوری طرح احتیاط کریں۔ خصوصاً ربوہ کے اردگرد بننے والی کالونیوں میں جب تک پورا اطمینان نہ ہو جائے کہ قطعات ہر قسم کے خطرہ اور بعد میں پیدا ہونے والی الجھنوں سے پاک ہیں ہرگز نہ خریدیں اور اگر خریدیں تو پہلے فردِ ملکیت چیک کریں۔ فوری رجسٹری کروائیں اور پٹواری مال کے کاغذات میں باقاعدہ انتقال درج کروائیں اور تتمہ کٹوائیں (یعنی موقعہ پر پلاٹس یا رقبہ مختص کروائیں۔) اور موقعہ پر قبضہ حاصل کر کے اس پر کمرہ اور چاردیواری بنوالیں۔

جن لوگوں نے اس سے پہلے اردگرد کالونیوں میں پلاٹس خریدے ہوئے ہیں وہ اپنے پلاٹوں پر فوراً قبضہ کر لیں اور کم از کم چاردیواری بنالیں ورنہ بعد میں نقصان اٹھائیں گے۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۴۱: ۔ میں محمد ہاشم ولد مکرم عثمان صاحب قوم یوروبا پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نائیجریا حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸۔۲۔۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد ہاشم۔ بن عثمان ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ ناصر احمد محمود وصیت نمبر ۲۵۶۷۶۔ گواہ شد نمبر۲۔ علی مواندہ وصیت نمبر ۲۵۹۷۱۔

مسل نمبر ۲۶۹۴۲: ۔ میں عبدالصبور خان ولد عبدالرشید خان قوم پٹھان پیشہ دکانداری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) سرمایہ دکان ۲۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالصبور خان ۱۸/۵۲ محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالسمیع خان ۱۸/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرشید ۱۸/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۶۹۴۳: ۔ میں صغریٰ بیگم زوجہ چوہدری محمد یوسف صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۸۔۹۔۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین چار کنال پونے آٹھ مرلے واقع احمد نگر ضلع جھنگ مالیتی ۲۰،۰۰۰/- روپے (۲) سکنی اراضی تقریباً ۱۵ مرلے کا پلاٹ مرزا مبارک احمد صاحب کی کالونی ربوہ میں مالیتی اندازاً چالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ صغریٰ بیگم زوجہ محمد یوسف صاحب ۱۶/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد یوسف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر جمیل شوق۔

مسل نمبر ۲۶۹۴۴: ۔ میں طیبہ شریف بنت ڈاکٹر محمد شریف احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۵/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طیبہ شریف بنت ڈاکٹر شریف احمد صاحب ۲۴-۲۵/۱۵ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ مستری غلام فرید وصیت نمبر ۸۹۸۵ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرزاق خان وصیت نمبر ۲۵۷۶۹۔

مسل نمبر ۲۶۹۴۵: ۔ میں شازیہ شریف بنت ڈاکٹر شریف احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱۵۔۱۲۔۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شازیہ شریف بنت ڈاکٹر شریف احمد ۲۴-۲۵/۱۵ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مستری غلام فرید وصیت نمبر ۸۹۸۵ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرزاق خان وصیت نمبر ۲۵۷۶۹۔

مسل نمبر ۲۶۹۴۶: ۔ میں امتہ الرقیب ناصرہ بنت مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۵۸ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) طلائی کڑے ۲۴ گرام مالیتی ۹۴۵۲/- روپے (۲) نقد ترکہ والدین ۶۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الرقیب ناصرہ۔ کوارٹر ۵۸ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود احمد وصیت نمبر ۲۱۰۳۸۔ گواہ شد نمبر۲۔ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

مسل نمبر ۲۶۹۴۷: ۔ میں محمد دین ولد مہر دین صاحب قوم راجپوت پیشہ پھیری لگا کر اشیا فروخت کرنا عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۱۵ دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) رہائشی پلاٹ ۶/۱۵ برقبہ ۲½ مرلہ مالیتی ۲۸۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد دین مکان ۶/۱۵ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالرزاق خان صاحب وصیت نمبر ۲۵۷۶۹ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری بشیر احمد صاحب وصیت ۸۲۷۸۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پرواہ نہ کی خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے۔ جس مکہ سے آپ نکالے گئے تھے اسی مکہ میں ایک شہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے۔

—— حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے
اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴ گولبازار ربوہ

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں۔

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

ہمدردانہ مشورہ بہترین تشخیص

اور خالص جرمن، فرانس امریکہ کی مفرد اور پیٹنٹ ادویات سے علاج کیلئے تشریف لائیں

ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمٰن D.H.M.S R.H.M.P

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

ہومیوپیتھک کلینک
حنیف

۱۷۶۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

اوقاتِ کار: ہر اتوار سے جمعرات
صبح ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے تک
شام ½۵ بجے سے ½۸ بجے شب تک
ہر جمعہ کے دن صرف صبح ½۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
ہر ہفتہ کے دن صرف شام ½۵ تا ½۸ بجے شب

المعلن خاکسار
ہومیو ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ

میاں عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام
عقب جمال بیکری ربوہ

فون ۴۹، رہائش ۵۴۹، فون ۵۵۰

ریفریجریٹرز
ایئر کنڈیشنرز
اور ڈیپ فریزرز کی
مرمت گارنٹی کیساتھ کیجاتی ہے۔

الشفیق ریفریجریشن سروس

کالج روڈ فون ۴۹۲
بالمقابل جامعہ احمدیہ

مرکز احمدیت میں سب سے
قدیم اور با اعتماد ادارہ

احباب کی خدمت میں پیش پیش

احمد سٹیلز

ربوہ۔ پاکستان

فون نمبر ۵۳۵

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں
کراچی۔ فون ۲۱۳۲۵۱
لاہور۔ 3.D.1 گلشن راوی
ملتان۔ چوک جان محمد
منڈی بہاؤالدین۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خاں۔ فون ۴۷۹۹
ربوہ۔ اقصیٰ چوک فون ۵۵۸

ضرورت ڈرائیور

ایک ڈرائیور جسے کار چلانے کا کم سے کم تجربہ ۵ سال ہو اور عمر ۳۰ سال سے اوپر ہو۔
مناسب تنخواہ۔ بمعہ رہائش و دیگر سہولتیں۔
درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر ٹیوب ولکنائز کیئے جاتے ہیں نیز گاڑیوں کے سلنسر ویلڈنگ کیئے جاتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

منصور سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس

(پروپرائٹر، منصور احمد لوٹا) اقصیٰ چوک ربوہ

نئی صدی کی پہلی عید سعید کے مبارک موقع پر

حیدرآبادی فینسی چوڑیوں کا مرکز

کانچ کی سادہ چوڑیاں۔ پارے والی چوڑیاں۔ سلور چوڑیاں۔ گولڈن چوڑیاں۔ پلاسٹک چوڑیاں سٹیل چوڑیاں۔ کڑے اور چھلے دستیاب ہیں نیز چوڑی سیٹ ہر رنگ میں دستیاب ہیں

شاہد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گولبازار۔ ربوہ
(دوکان گلی کے اندر ہے)

کم خرچ، اعلیٰ معیار کی ضمانت

فریج، ائیر کنڈیشنر، واشنگ مشین اور روم کولر کی بہترین مرمت کیلئے اعتماد کے ساتھ آئیے۔ یقیناً آپ اسے سب سے بڑی ورکشاپ کہیں گے۔

فریج ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

T.B COURSE تپِ دق کورس

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۵۰/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

★ نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیرِ نگرانی حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴۔۴۳۱
۷۶۴۹۷

برانچیں
★ ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد ویلڈر بکس
★ ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
★ چوک قلعہ کالروالا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
★ کراچی۔ محمود آباد ۳ نزد سینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے انتظام کے ساتھ)